رِضْوانٌ مِّنَ اللہِ اَکْبَر

رسالہ

رضوان

لاہور



اہلِ سُنّت وجماعت کا مذہبی ترجمان

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مُدیر مسئول
سیّد محمود احمد رضوی

قیمت ۴ آنہ

اہلسنّت وجماعت کا پاک وہند میں اپنی شان کا واحد ترجمان

رضوان

پندرہ روزہ — لاہور

مفید کتابیں

فائل رضوان ۱۹۵۵ء: سال ۵۵ء کا مکمل فائل جو نہایت مفید علمی ادبی مذہبی مضامین کا مجموعہ ہے۔ قیمت رعایتی مع محصول ڈاک -/۵ روپے

فائل رضوان ۱۹۵۶ء: سال ۵۶ء کا مکمل فائل جو قابل مطالعہ دینی مذہبی مضامین پر مشتمل ہے قیمت رعایتی مع محصول ڈاک پانچ روپے

حدائق بخشش: اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کا نعتیہ دیوان روح پرور نعتوں اور قصیدوں کا مجموعہ قصیدہ نوریہ اور سلام بھی درج ہے۔ قیمت رعایتی ہر دو حصہ مجلد صرف -/۲ روپے

اسرار مذہب شیعہ: شیعہ مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کیلئے اس کتابچہ کو ضرور پڑھئیے اس میں عجیب و غریب مسائل پر مدیر رضوان اور شیعہ اخبار رضا کار کے درمیان مکالمہ کی روئداد درج ہے۔ حصہ اول ۶/ دوم ۵/

باغ فدک: فدک سے متعلق تمام اعتراضات شیعہ کے انہیں کی کتابوں سے مدلل جواب۔ قیمت ۸/

روح الایمان: مسئلہ حاضر و ناظر، مختار کل، علم غیب ایسے مسائل کا فیصلہ، حضور کے فضائل و مناقب، مرتبہ و مقام کا بیان۔ ۸/

(محمود احمد رضوی پرنٹر پبلشر نے [illegible] پریس لاہور میں چھپوا کر اندرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا)

جلد نمبر ۹
شمارہ نمبر ۷
یکم اپریل ۱۹۵۷ء

ترتیب!

مدیر مسئول: سیّد محمود احمد رضوی

چندہ:

سالانہ	-/۶ روپے
ششماہی	۳/۸ ؍

آمدِ رمضان

از
حضرت سمیعؔ گورکھپوری

آمدِ رمضاں کی برکت دیکھئے!
کُھل گئے دَرہائے جنّت دیکھئے
ہر طرف یادِ خدا کی دُھوم ہے
آگئی فصلِ عبادت دیکھئے!
خود بخود آغوش میں لینے چلیں
بڑھ کے آئی حق کی رحمت دیکھئے
نور کی بارش دلِ صائم پہ ہو
حضرتِ انساں کی قسمت دیکھئے
ایک نیکی کے عوض ستّر ثواب
ماہِ رمضاں کی سخاوت دیکھئے
روزہ داروں کے مکاں پر روز و شب
جھومتا ہے ابرِ رحمت دیکھئے
اِک زمانہ بن گیا پرہیزگار
ماہِ رمضاں کی کرامت دیکھئے
الحمدللہ آجکل حضرت سمیعؔ
حق کی بندوں پر عنایت دیکھئے

مُناجات

(دُعائے خیر)

نہ دولت دے نہ ثروت دے نہ مجھ کو بادشاہت دے
تمنّا ہے فقط آلِ محمدؐ کی محبّت دے
محبّت پنجتن کی جوہرِ ایمان کامل ہے!
مسلمانوں کو اہلِ بیت سے حسنِ عقیدت دے
مٹانے کفر میں سر سے کفن باندھے ہوئے نکلوں
مثالِ حضرتِ شبّیر مجھے شوقِ شہادت دے
نہیں سینوں میں جن کے گرمیِ جوشِ عمل باقی!
الٰہی ان مسلمانوں کو ایماں کی حرارت دے
پسِ پردہ حقیقت آئینہ صورت نظر آئے
مری دنیا نگر آنکھوں کو وہ نورِ بصیرت دے
دلِ کافر کو جو مومن بنا دے اک اشارے میں!
بہ فیضِ غوث الاعظم وہ مجھے کشف و کرامت دے
سمیعؔ آؤ خدا سے ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگیں
ہمیں اے ہادیِ مطلق بھلائی کی ہدایت دے

لمحاتِ فکر

رمضان المبارک

فضیلتِ رمضان !

یہ ماہ مبارک بڑی برکت اور بہت فضیلت والا ہے۔

مبارک وہ جو اس کی خیر و برکت حاصل کرے اور محروم اور پورا محروم وہ جو اس سے محروم رہے۔ یہ اللہ اور رسول کا بہت محبوب مہینہ ہے اس کے بیانِ فضیلت کو یہ بس ہے کہ اس میں سرچشمہ فضائل و برکات قرآن نازل ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ماہِ رمضان وہ جس میں اتارا گیا قرآن۔ احادیث اس کے فضائل سے گونج رہی ہیں۔ اس میں آسمان۔ جنت۔ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں مسلمان کی موت شہادت ہے۔ اس میں مستحب کام کا ثواب اور ماہ کے فرض جیسا۔ اور فرض ایسا جیسے اور دنوں کے ستر فرض۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو بفرمانِ قرآن ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ روزہ کا ثواب بے حساب ہے۔ روزہ دار کی دعا وقتِ افطار رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ جنت کا ایک دروازہ رَیّان روزہ داروں ہی کے لیئے ہے۔ بے عذر رمضان میں علی الاعلان کھانے پینے والے کے لیئے حاکمِ اسلام کو قتل کا حکم ہے۔ آہ! آج کتنے بے غیرت لوگ برسرِ بازار رمضان کی حرمت پامال کرتے ہیں۔

چاند کی رویت !

شعبان سے ذی الحجہ تک ان پانچ ماہ کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے

چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

۲۹ شعبان کو چاند دیکھیں۔ نظر آئے تو روزہ رکھیں ورنہ تیس دن پورے کر کے۔ یونہی ۲۹ رمضان کو ورنہ تیس دن پورے کر کے عید۔ مطلع صاف نہ ہو تو جنہیں چاند نظر آئے ان پر ادائے شہادت کہ میں نے اس ماہ کا آج چاند دیکھا لازم! جہاں ایسا کوئی نہ ہو جس کے حضور شہادت دیں وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے شہادت دیں پھر مسلمان اس شہادت کو مان کر عمل کریں۔ عورت اگرچہ پردہ نشین ہو شہادت کو حاکمِ اسلام کے یہاں حاضر ہو۔ خط۔ تار۔ اشتہار۔ ریڈیو۔ ٹیلیفون سب بے کار۔ افواہِ بازار یا دو چار کا کہیں سے آ کر کہہ دینا کہ فلاں جگہ چاند ہوا سب ناقابلِ اعتبار۔ رویت و شہادت درکار ورنہ شہادت شرعیہ پر مدار ہے۔ مسلمان احکامِ شرعیہ پر چلیں۔ اپنے قیاسات کو دخل نہ دیں جب قوانینِ شرعیہ پر رمضان کا ہونا ثابت ہو روزہ رکھیں جب شوال ہو جانا ثابت ہو عید کریں۔

روزہ کی حقیقت !

دل۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان سب کا روزہ ہے نہ کہ منہ بندھا ہوا اور اعضا گناہوں میں مشغول۔ امساکِ نفس از عصیان (نفس کو گناہوں سے روکنا) یہ روزہ تو ہر روز ہر آن کا ہے۔ رمضان میں اس کے ساتھ دن بھر کھانے پینے۔ جماع سے روکنا (نفس کو) حقیقی روزہ ہے۔ خدا کی رحمت کے قربان کہ فرض محض اتنے سے ادا ہو جاتا ہے کہ نفس کو ان حلال امور سے روکے۔ مگر جیسے نماز بے خضوع و خشوع بے روح ہے۔ یونہی ایسا روزہ کہ منہ بندھا

اور اعضا گناہوں میں مشغول۔

روزہ کی نیت! نیت کا وقت بعد غروب سے ضحوہ کبریٰ تک ہے۔ ہر روزہ کے لئے ہر روز نیت لازم۔ نیت زبان سے بہتر ہے۔

الفاظِ نیت! اگر نیت شب سے کرے تو یہ کہے:
نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا
لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ ھٰذَا۔
ترجمہ: "میں نے نیت کی کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے۔"

اور دن میں کرے تو یوں کہے:
نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔
ترجمہ: "میں نے آج اس رمضان کا فرض روزہ اللہ عزّ و جل کے لئے رکھا۔"

یعنی صبح صادق سے نہ صرف اس وقت نیت سے نیت کر کے سو گیا۔ پھر شب میں اٹھ کر کھایا پیا تو پہلی کافی ہے۔ جدید نیت کی حاجت نہیں۔ سحری نیت ہے جب کہ کھاتے وقت یہ ارادہ نہ ہو کہ روزہ نہ رکھوں گا۔

سحری کا وقت صبح صادق تک ہے۔ سحری کھانا سنت و موجبِ برکت ہے۔ تاخیر سحری سنت ہے۔ مگر اتنی نہ ہو کہ شک ہو جائے۔ سحری کھا کر اوپر لکھے الفاظ "نویت ان اصوم غدًا ...... الخ" کہنا مستحب ہے۔ سحری ضرور کی جائے اگرچہ ایک چلّو پانی ہی میسّر ہو۔

افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے۔ غروب کا غالب گمان ہونے پر افطار کر لیا جائے۔ ابر میں جلدی نہ کی جائے۔ نماز سے پہلے افطار کریں۔ کھجور، چھوہارے یہ نہ ہوں تو پانی سے۔ ان تینوں سے سنت ہے۔ کھانے میں مشغول ہو کر نماز میں تاخیر نہ کریں۔ مرد جماعت کھانے کی وجہ سے نہ چھوڑیں

آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ وقت افطار یہ دعا پڑھیں:
اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

تراویح بیس رکعت ہر شب سنت موکدہ ہیں ہر غیر معذور مرد و عورت کے لئے۔ مردوں کے لئے جماعت بھی سنت کفایہ ہے۔ اور مسجد بھی۔ مسجد میں جو فضیلت ہے گھر میں جماعت کی وہ فضیلت نہیں۔

جمہور کی دلیل وہ روایت ہے جو موطا میں یزید بن رومان سے مروی ہے۔ کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطّاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں لوگ ۲۳ رکعتوں کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ بیس رکعت تراویح اور ۳ وتر۔ بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ماہِ رمضان المبارک میں لوگ ۲۰ رکعت تراویح کے ساتھ قیام کرتے تھے۔ بیہقی و طبرانی نے حضرت سیدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ تراویح کی ۲۰ رکعت پر صحابہ کرام کا اجماع ثابت ہے۔ بیس رکعت تراویح حضور کی اور خلفائے راشدین کی سنت ہے۔ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے۔ قوم کی کاہلی اور سستی کی وجہ سے نہ چھوڑا جائے۔

نیّت! سنت تراویح کریں یا قیام اللّیل یا سنت وقت کی۔ مطلق صلاۃ کی نیت نہ کریں۔
تراویح کا وقت فرض عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ قبل وتر پڑھیں یا بعد وتر۔ مگر خلاف سے بچنے کو پہلے ہی پڑھیں۔ چار رکعت کے بعد بقدر چار رکعت استراحت مستحب ہے۔ ا

میں تین بار یہ پڑھیں :

سُبحَانَ ذِی المُلکِ وَالمَلکُوتِ سُبحَانَ ذِی العِزَّۃِ وَالعَظمَۃِ وَالقُدرَۃِ وَالکِبرِیَاءِ وَالجَبَرُوتِ سُبحَانَ المَلِکِ الحَیِّ الَّذِی لَایَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ المَلَائِکَۃِ وَالرُّوحِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَستَغفِرُ اللّٰہَ اَللّٰھُمَّ نَسئَلُکَ الجَنَّۃَ وَنَعُوذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ؕ

چاہے صرف کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھیں یا سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہیں۔ قیام پہ قدرت رکھنے والا بیٹھ کر نہ پڑھے آجکل بہت عوام اس میں مبتلا ہیں۔ کمزور شخص جس قدر کھڑے ہو کر ادا کر سکے کھڑے ہو کر پڑھے جس نے فرض جماعت سے نہ پڑھے وہ تراویح جماعت سے پڑھ لے وتر تنہا۔ تراویح کی قضا نہیں کہ دوسری شب میں آج کی بھی پڑھ لے۔

ختمِ قرآنِ عظیم ! تراویح میں ایک بار سنتِ موکدہ ہے۔ دوبارہ اور فضیلت سہ بارہ افضل۔ تلاوتِ قرآن پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ حافظ بے اجرت نہ مل سکے تو اس سے وقت مقرر کر کے وقت کی اجرت ٹھہرا لیں یا صاف کہہ دیں کہ ختمِ قرآن کی کوئی اجرت نہ ہوگی۔ پھر اسے بطور انعام جو چاہیں دیں داڑھی منڈانے والے یا حدِ شرع سے کم کرنے والے فاسق ہیں ان کو امام نہ بنایا جائے۔

مسافر کو روزہ افضل ہے مگر جب کہ اسے اس سے بہت گرانی اور تکان لاحق ہو۔ یونہی مریض۔ مگر جب کہ اس کا مرض اس سے بڑھے یا دیر پا ہو۔

نابالغ کے پیچھے تراویح نہیں !

اعتکاف ! شب بستم (بیسویں شب) سے چاند رات تک پچھلے عشرہ کا اعتکاف مسجد جماعت میں سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی نہ کرے تو سب ملزم ٹھہریں گے۔

واجبات ! کلی کرنے میں حلق سے قطرہ اتر جائے یا کسی اور سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے۔ تو دن بھر روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہے۔ حیض و نفاس والی دن میں کھا سکتی ہے مگر روزہ کی حالت میں حیض آئے تو اس دن وہ بھی نہ کھائے پیئے۔ روزہ میں جنبی نہائے تو کلی با احتیاط اس طرح کرے کہ منہ کا ہر پرزہ دھل جائے حلق کی جڑ تک مگر پانی کا قطرہ حلق سے نہ اترنے پائے یونہی ناک میں نرم بانسہ تک پانی با احتیاط چڑھائے کہ دماغ کو نہ چڑھ جائے۔ روزہ دار کو بھر منہ پانی لے کر کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

مکروہات و مفسدات ! جھوٹ۔ چغلی۔ غیبت۔ گالی گلوچ۔ کوسنا۔ ناحق کسی کو ایذا دینا۔ بیہودہ فضول بکنا۔ چیخنا چلاّنا۔ لڑنا۔ شطرنج۔ پچیسی۔ چوسر۔ تاش۔ جوا کھیلنا۔ کن کیا (پتنگ) اڑانا اور کوئی ناجائز کھیل کھیلنا۔ سنیما یا کوئی تماشہ دیکھنا۔ روزہ میں اور زیادہ ناجائز اور روزہ کے مکروہ کرنے والے ہیں۔ بے عذر کسی چیز کا چکھنا چبانا روزہ میں مکروہ ہے۔

چکھنا یہ کہ زبان پہ رکھ کر مزہ معلوم کر کے تھوک دے۔ اگر پیٹ کر نگل لے اس سے تو روزہ فاسد ہو ہی جائے گا۔ افطار کے وقت جیسا حقہ عوام کھینچ کر پیتے ہیں جس سے حواس میں فتور آجاتا ہے۔ اشد حرام ہے۔

عذر ! شوہر یا آقا کی بد مزاجی چھوٹا بچہ جیسے چبا کر کھلانا ضرور ہو۔ اور غیر روزہ دار اور نرم غذا موجود نہ ہو۔ خوشبو سونگھنا۔ سر یا بدن پر تیل ملنا۔ سرمہ لگانا یا کوئی دوا آنکھوں میں ڈالنا مکروہ نہیں۔

مسواک کرنا روزہ میں بھی سنت ہے مباشرتِ فاحشہ مکروہ ہے۔

(باقی صـ۲۷ پر)

خار و گل

شیعی ذاکر اسمٰعیل گوجروی کے نام

(چوتھی البرز شکن قسط)

یہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

صداقت ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء ہمارے سامنے ہے ہمارے جوابی مضمون سے اسمٰعیل صاحب ایسے گھبرائے ہیں کہ سخت کلامی سے کام لے کر دل کی بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں چونکہ ہمارا مقصد صرف انسانیت کے ساتھ گفت گو کرنا ہے اس لئے ہم صرف اصل جواب پر اکتفا کرتے ہیں یوں تو تمہید میں گوجروی صاحب نے بہت ڈھینگیں ماری ہیں اور خواہ مخواہ اوراق سیاہ کئے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے :

"رضوان مجھے نوزائیدہ مبلغ لکھتا ہے۔ حالاں کہ میں اٹھارہ برس سے شیعہ مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں اور ہر فرقہ کے علما مجھ سے شکست کھا چکے ہیں۔"

(صداقت ۲۰ فروری ۱۹۵۷)

رضوان : اپنے منہ میاں مٹھو تو سب ہی بنا کرتے ہیں آپ بن جائیں تو کون سی آفت آ جائے گی۔ رہی یہ بات کہ آپ اٹھارہ برس سے مذہبی بحثوں میں حصہ لے رہے ہیں تو اس اقرار سے آپ نے اپنے لئے کوئی مفید بات نہیں کہی۔ کیونکہ مذہب شیعہ کی رو سے مذہبی بحثوں سے دل بیمار ہو جایا کرتا ہے چنانچہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں :

لا تخاصموا بدینکم الناس فان المخاصمة ممرضة للقلب۔

(اصول کافی صـ۱۸۹)

ترجمہ : "اے شیعو ! مت جھگڑو اپنے دین پر لوگوں سے اس لئے کہ جھگڑنا دل کو مریض بنا دیتا ہے۔"

گوجروی : رضوان یہ غلط کہتا ہے کہ ہم تمام صحابہ کو برا کہتے ہیں۔ ہم تو مومنین صحابہ کا احترام کرتے ہیں۔ صرف چند ہستیاں معہود ہیں جن میں بحث ہو رہی ہے ان کے حق میں دلائل دو۔ نہ حکومت کو دھوکہ دینے کی کوشش کرو۔ اور نہ عوام کو بیوقوف بناؤ۔ (صداقت ۲۰ فروری ۱۹۵۷ صـ۵)

رضوان : آپ یہاں بھی کید سے کام لے رہے ہیں کیونکہ آپ صرف چند معہود ہستیوں ہی کو برا نہیں کہتے بلکہ آپ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چار پانچ افراد کے سوا باقی سب معاذ اللہ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔ چنانچہ فروع کافی کتاب الروضہ صـ۱۱۵ پر ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا :

كَانَ النَّاسُ اَهلَ رِدَّةٍ بَعدَ النَّبِي اِلَّا ثَلَاثَةٌ المقداد ابوذر و سلمان ۔ (خلاصہ)

ترجمہ : "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے تین افراد کے سب مرتد ہو گئے تھے۔ ابوذر۔ سلمان۔ مقداد۔ صرف یہ تین فرد مسلمان رہے تھے۔"

پھر لعن وطعن تو آپ کے مذہب کا اصول اساسی ہے۔ اور

تبرّا کے بغیر آپ کی روٹی کب ہضم ہوتی ہے۔ نیز ملّا مجلسی نے حق الیقین میں لکھا :

"بعضے امور ہست کہ نزد شیعہ امامیہ ضروریات و نزد سائر مسلمانان ضروری نیست مثل امامت ..... اثنا عشر و وجوب بیزاری از ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و طعن و برائت از طلحہ و زبیر و عائشہ۔" (حق الیقین صـ ۲۲۵)

ترجمہ : "بعض امور شیعہ امامیہ کے نزدیک ضروریات دین سے ہیں۔ اور باقی مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں۔ مثلاً امامت اثنا عشر کا عقیدہ اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ سے بیزاری اور ان پر لعنت کرنا۔"

اسی طرح ملّا محمد تقی رافضی نے حدیقۃ المتقین کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے کہ ہر نماز کے بعد خلفا ثلاثہ اور طلحہ و زبیر اور حضرت عائشہ پر لعنت بھیجنا سنّت ہے اور نماز کی قبولیت اور تکمیل اس کے بغیر نہیں۔

پھر یہ تو اصحابِ رسول ہیں بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر بھی آپ کے ہدفِ لعن و طعن سے نہیں بچے ہیں۔ مثلاً :

۱۔ آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اصولِ کفر تین ہیں۔ حرص تکبّر حسد۔ حضرت آدم علیہ السلام میں حرص پائی گئی جب کہ انہوں نے دانہ گندم کھایا۔ (اصول کافی جلد ۲ صـ ۲۸۹)

۲۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حضور اکرم، حضرت علی اور حسن و حسین کو نظرِ حسد سے دیکھا تو اللہ عزّ و جل نے ان کو بہشت سے نکال دیا۔ چنانچہ حیات القلوب کے الفاظ یہ ہیں :

"پس نظر کرد بسوئے ایشاں بدیدۂ حسد ××× پس خدا ایشاں را بہشت بیروں کرد۔"

(حیات القلوب جلد ۱ صـ ۵۹)

۳۔ حضرت یونس علیہ السلام نے حضرت علی کی ولایت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی پاداش میں ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا اور جب انہوں نے ولایتِ علی کو مان لیا تو تب جا کر ان کو رہائی ملی۔

چنانچہ حیات القلوب کے الفاظ یہ ہیں :

"بسند معتبر از امیر المومنین علیہ السلام منقول است کہ حق تعالیٰ عرض کرد ولایت مرا بر اہل آسمانہا و زمین ××× و چنانچہ بایدقبول نہ کرد یونس علیہ السلام تا آنکہ خدا او را در شکم ماہی حبس کرد و تا قبول کرد چنانچہ شرط قبول بود۔"

۴۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد حضرت یعقوب کی تعظیم کو نہ اٹھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے نورِ پیغمبری چھین لیا اور ان کی اولاد سے کسی کو پیغمبر نہ بنایا۔ چنانچہ حیات القلوب کے الفاظ یہ ہیں :

"جبریل گفت ایں پیغمبرے بود از صلب تو بیروں کرد بسبب آنکہ از برائے تعظیم پدر خود برنخاستی پس خدا نور پیغمبری را از یوسف بیروں برد۔" (حیات القلوب ج ۱ صـ ۲۲۲)

۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک فقیر کو روٹی نہ دی اور خود ان کی آل نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تو اس پر اللہ نے ان پر اپنا غضب اور عذاب نازل کیا۔

حیات القلوب کے الفاظ یہ ہیں :

"بسبب آں غضب بسوئے خود کشیدی و مستوجب تعذیب من گردیدی و عقوبت۔" (حیات القلوب ج ۱ صـ ۲۰۵)

پھر یہ طعن کا سلسلہ انبیا کرام پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ اہل بیت اطہار جن کی محبت کا آپ لوگ دعویٰ کرتے ہیں آپ نے ان کی طرف بھی ایسے امور منسوب کر رکھے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

مثلاً اصول کافی میں :

۱۔ ایک طویل روایت ہے امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ :

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو ایک مولود کی بشارت دیتا ہوں جو فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ اور تمہاری امت اس کو قتل کرے گی۔ تو حضور نے یہ سن کر فرمایا۔ میرے رب پر سلام ہو :

لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنْ فَاطِمَۃَ تَقْتُلُہٗ اُمَّتِیْ۔

ترجمہ: "مجھ کو ایسے مولود کی کچھ حاجت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو۔ اور میری امت اس کو میرے بعد قتل کرے۔"

غرضکہ دو بار حضرت جبریل بشارت لے کر آئے۔ اور حضور نے ہر مرتبہ ولادت حسین کی بشارت کو رد کر دیا۔ آخر تیسری بار حضرت جبریل آئے تو یہ کہا کہ اللہ یہ بشارت دیتا ہے کہ اس مولود کی اولاد میں امامت و ولایت اور وصیت مقرر کرے گا۔

فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ۔

تب حضور نے فرمایا کہ میں راضی ہوا۔

پھر اس کے بعد یہ ہے کہ حضور اکرم نے اس بشارت کی اطلاع حضرت فاطمہ کو دی تو حضرت فاطمہ نے جواب میں کہا کہ مجھ کو ایسی اولاد کی حاجت نہیں ہے جس کو آپ کی امت آپ کے بعد شہید کر دے۔ حضور نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ نے اولاد حسین میں امامت و ولایت بھی مقرر کی ہے۔ تو حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ اب میں راضی ہو گئی۔

(اصول کافی صفحہ ۲۹۴)

۶۔ پھر اسی اصول کافی میں یہ روایت بھی ہے کہ جب حضرت فاطمہ حضرت امام حسین سے حاملہ ہوئیں تو جبریل حضور کی خدمت میں آئے اور کہا کہ فاطمہ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کو آپ کی امت شہید کر دے گی۔

فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَۃُ بِالْحُسَیْنِ کَرِھَتْ حَمْلَہٗ۔

ترجمہ: "تو جب حضرت فاطمہ کو حضرت حسین کا حمل ہوا۔ تو یہ حمل بھی ان کو ناپسند تھا۔"

۷۔ پھر اسی کافی میں یہ بھی ہے :

وَلَمْ یَرْضَعِ الْحُسَیْنُ مِنْ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ اُنْثٰی۔

ترجمہ: "امام حسین نے کبھی بھی نہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا دودھ پیا نہ کسی اور عورت کا۔"

غور فرمایئے بانیان مذہب شیعہ نے محبت اہل بیت کا ڈھونگ رچا کر حضور اکرم اور اہل بیت نبوت کو بھی نہیں چھوڑا۔ حضور اکرم پر اللہ کی بشارت رد کرنے اور خدا کی جناب میں بے ادبی کرنے اور ناشکری وغیرہ کے الزام لگا دیئے۔ پھر اس پر طرفہ یہ کہ گویا بظاہر حضرت فاطمہ نے مجبور ہو کر اس بشارت کو قبول کر لیا مگر دل میں وہی ناگواری اور بیزاری موجود رہی اور اللہ کی اس بشارت کو انہوں نے صدق دل سے قبول نہ کیا چنانچہ حمل بھی ان کو ناپسند تھا۔ اور ولادت حسین کے وقت بھی اس فرزند سے ان کو سخت بیزاری تھی۔ چنانچہ کافی کے یہ الفاظ ہیں :

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لم تر فی الدنیا ام تلد غلاماً تکرھہ ولکنھا کرھتہ لما علمت انہ سیقتل۔

ترجمہ: "امام جعفر صادق نے فرمایا دنیا میں کوئی ماں ایسی نہ دیکھی گئی ہوگی کہ اپنے فرزند کی ولادت اس کو ناپسند ہو لیکن فاطمہ نے حسین کی ولادت اس وجہ سے ناپسند کی کہ ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ حسین قتل کر دیئے جائیں گے۔" جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور اکرم اور جناب سیدہ فاطمہ

نے (معاذ اللہ) شہادت فی سبیل اللہ میں کچھ فضیلت نہ سمجھی بلکہ شہادت کو نہایت حقیر اور قابلِ رد سمجھا۔ اور پھر حضرت امام حسین نے بھی مارے غیرت کے سیّدہ کا دودھ نہ پیا۔ کیونکہ ان کی والدہ اور نانا ان کی بشارت ولادت کو رد کرتے رہے تھے۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ سیدنا امام حسین۔ سیدہ فاطمہ کے نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہوئے۔ چنانچہ جلاء العیون میں کلینی سے روایت ہے۔ حضرت علی نے فرمایا :

"ہفت کس بر جنازہ حضرت فاطمہ نماز کردند ابوذر سلمان۔ عمار۔ و حذیفہ عبد اللہ بن مسعود و مقداد و من امام ایشاں بود۔"

ترجمہ: "حضرت فاطمہ کی نماز جنازہ میں سات افراد شریک ہوئے۔ ابوذر۔ سلمان۔ عمار۔ حذیفہ۔ عبد اللہ بن مسعود مقداد اور میں ان کا امام تھا۔"

۸- حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم جو شیر خدا ہیں ان پر یہ الزام لگایا کہ ان سے تو زبردستی بیعت لی گئی تھی۔ چنانچہ رجال کشی صـ۴ پر ہے :

حَتّٰی جَاءَ بَامِیرِ الْمُؤْمِنِینَ مُکْرَھًا فَبَایَعَ

"یہاں تک کہ حضرت علی کو زبردستی لایا گیا اور انھوں نے بیعت کر لی۔"

حیات القلوب میں ملا مجلسی نے تو یہاں تک لکھ دیا :

"گریبان حضرت امیر المومنین را گرفتند برائے بیعت ابوبکر بسوئے مسجد کشیدند۔"

ترجمہ: "لوگوں نے حضرت علی کو حضرت ابوبکر کی بیعت کے لئے گریبان سے پکڑا اور مسجد کی طرف گھسیٹا۔"

احتجاج طبرسی میں شیخ ابو علی طبرسی نے یہ روایت گھڑ دی کہ جب طاق نامی شیعہ سے پوچھا گیا کہ حضرت علی نے وفات نبوی کے بعد اپنے حق کا مطالبہ کیوں نہ کیا۔ تو طاق شیعی نے جواب دیا۔

فَقَالَ خَافَ اَنْ تَقْتُلَہُ الْجِنّ۔

(احتجاج طبرسی صـ۱۰۲)

ترجمہ: "حضرت علی ڈر گئے کہ کہیں جنّ انہیں قتل نہ کر دیں۔"

غور کیجئے علی مرتضیٰ جو شیر خدا اور شاہ ولایت ہیں۔ ان لوگوں نے ان کو بھی نہیں چھوڑا۔ اور آپ پر بھی بزدلی اور جنوں سے ڈر جانے کا ناپاک الزام دھر دیا۔ اب جو قوم ابو الائمہ کو بزدل کہہ دے ان کا حضرات خلفائے ثلاثہ کو بزدل قرار دینا کون سی تعجب کی بات ہے۔

۹- اور سنئیے۔ !

احتجاج طبرسی میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے خلفا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی عمداً خلاف ورزی کی، اور آپ سے عہد شکنی کرتے ہوئے آپ کی سنت کو بدل دیا۔ اور خلاف سنت نبوی بہت سے کام جاری کر دیئے تو اگر میں ان کے جاری کئے ہوئے ناجائز کاموں کو چھوڑنے پر لوگوں کو مجبور کر دوں تو

لَتَفَرَّقَ عَنِّی جُنْدِی حَتّٰی اَبْقٰی وَحْدِی۔

(احتجاج طبرسی صـ۱۴۱)

ترجمہ: "میرا لشکر مجھے تنہا چھوڑ کر مجھ سے علیحدہ ہو جائے۔"

"مجھے تنہا چھوڑ دے گا" غور کیجئے کہ اس روایت سے اصحاب ثلاثہ کی تو برائی ثابت نہ ہوئی بلکہ خود حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کی شجاعت و دیانت اور للّٰہیت مجروح ہو گئی۔ کیا جنّ حضرات خلفائے ثلاثہ کے تابع تھے۔؟ اور کیا حضرت علی کے لشکری حضرات خلفائے ثلاثہ کے ساتھ تھے جو حضرت علی کو ان سے جان کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ ؟

بتائیے علی مرتضیٰ شیرِ خدا پہ یہ الزام کیا کم ہے کہ انہوں نے خلفائے ثلاثہ کے جاری کئے ہوئے ناجائز کاموں کو اسی طرح قائم رکھا۔ ان میں سنتِ نبوی کے مطابق تبدیلی نہ کی۔ محض اس خوف سے کہ اگر میں نے تبدیلی کر دی تو جن ” مجھ کو قتل کر دیں گے یا میرا لشکر مجھ کو اکیلا چھوڑ دے گا۔

شیعہ مذہب تبلیغی نہیں ہے :

ہم نے اپنے جوابی مضمون میں یہ لکھا تھا کہ شیعہ مذہب تبلیغی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد کتمان پر ہے۔

اس کے ثبوت میں ہم نے کافی سے ایک حدیث پیش کی تھی واضح ہو کہ کافی شیعہ مذہب میں اصول اربعہ سے ایک ہے۔ اور اس کا درجہ ان کے ہاں وہی ہے جو اہل سنت کے ہاں بخاری شریف کا ہے۔ وہ روایت یہ تھی کہ :

” حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس دین کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اس دین کی اشاعت کرے گا اللہ اس کو ذلیل کر دے گا۔ “ (اصول کافی ص ۴۸۵)

اس کے جواب میں گوجروی صاحب نے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے :

” ناظرین کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ یہ اعتراض مولوی صاحب نے کتاب نصیحۃ الشیعہ سے من و عن نقل کیا ہے اور در نجف میں اس کا جواب دے چکا ہوں جس کے جواب الجواب کی آج تک کسی مولودی کو جرأت نہ ہو سکی۔ یہ بیچارے جھنگڑ محلوی کیا کریں۔ وہی پرانا آموختہ بار بار دہراتے رہتے ہیں اس پر تے پر بڑے محقق بنتے ہیں حالانکہ گیارھویں شریف کے ختم سے ہی انہیں فراغت نہیں۔ “ (صداقت ۲۰ فروری ۱۹۵۷)

رضوان : ہم اہل علم اور منصف شیعہ حضرات سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ ذرا گوجروی جی کی اس لایعنی اور فضول گفت گو پر غور کریں۔ یہ جواب ہے یا اپنی عاجزی کا ثبوت گوجروی جی مولودی جھنگڑ محلوی ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ تو کیا ہم اسی قسم کے الفاظ استعمال نہیں کر سکتے ؟

بہر حال یہ ان کی متانت اور تہذیب کا ایک نمونہ ہے جو ان کو اسلاف سے ورثہ میں ملا ہے۔ رہا نصیحۃ الشیعہ سے نقل کا اعتراض ۔ تو قطع نظر اس کے کہ ہم نے نصیحۃ الشیعہ سے کچھ مواد لیا یا نہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ کسی کتاب سے اپنے مفید مطلب مضمون کو اخذ کرنا کیا کوئی جرم ہے ؟ اور کیا گوجروی جی صداقت کے صفحات سیاہ کرنے میں متقدمین شیعہ علما کی تصانیف و تالیف سے مدد نہیں لیتے ؟

گوجروی جی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اب ٹال مٹول سے کام نہیں چلے گا اور نہ یہ کہہ کر آپ پیچھا چھڑا سکیں گے کہ اس کا جواب تو میں در نجف میں دے چکا ہوں۔ آپ سے تو رضاکار والے ہی اچھے رہے جو ٦ ماہ تک تو بحث جاری رکھ سکے۔ آپ تو پندرہ دن ہی میں بوکھلا اٹھے ہیں۔ بہر حال ہماری پیش کردہ روایت کے متعلق گوجروی جی لکھتے ہیں :

” جو حوالہ ملاں مولود کا نے اصول کافی ص ۴۸۵ سے نقل کیا ہے اول تو وہ بلحاظ سند مجہول ہے دیکھئے مرآۃ العقول ص ۱۹۸ ج ۲ الثالث مجہول اعز اللہ خبر (؟) (و احتمال الاعار) ۔

کہ ! ” اس باب کی حدیث ثالث انکم علیٰ دین مجہول ہے اور اعز اللہ تغیر ہے۔ “

رضوان : اتنی بات تو سمجھ میں آ گئی کہ بقول آپ کے یہ حدیث مجہول ہے مگر آپ نے

"واحتمال الاعار" یہ لفظ کیا نقل کیا ہے۔ کاتب نے غلطی کی ہے یا جناب کی علمیت کا شاہکار ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ صحیح عبارت نقل کریں تاکہ اس کی جہالت کا راز کھل سکے۔ کیا ہم امید کریں کہ آپ اس حدیث کے راویوں اور سند میں جہالت کو تفصیل سے بیان کریں گے!

گوجروی: "یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ مخصوص البعض ہے۔ یعنی بے محل اور بوقت شدت خوف اس کا اظہار جائز نہیں۔"

(صداقت ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء)

رضوان: گویا گوجروی جی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ اے شیعو! تم ایسے دین پر ہو کہ اگر اس دین کی اشاعت کرو گے تو اللہ تم کو ذلیل کر دے گا (کافی) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب جان کا خوف ہو تو دین کی اشاعت و تبلیغ ناجائز ہے۔
اس موقع پر قارئین یاد رکھیں کہ گوجروی جی نے "جائز نہیں" کا لفظ لکھا ہے تو اگر بات آپ کے ہاں یہی ہے تو

سوال یہ ہے! کہ میدان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کو جان کا خطرہ تھا۔
مگر انہوں نے جان کے خطرہ کے موقع پر بھی دین کی تبلیغ فرمائی۔ اور حق کا اظہار کیا۔
گوجروی جی پھڑک کر بتائیں کہ کیا حضرت امام حسین نے جان کے خطرہ کے وقت دین کی تبلیغ و اشاعت کر کے ایک ناجائز فعل کیا تھا؟
حضرت امام حسین کو تو آپ معصوم مانتے ہیں کیا معصوم سے بھی ناجائز فعل ہو سکتا ہے؟ اچھی تاویل کی کہ حضرت امام حسین کو خطا کار بنا دیا! (معاذ اللہ)

(باقی آئندہ)

قابلِ مطالعہ کتابیں

انوار القرآن: اس کتاب میں نماز روزہ حج زکوٰۃ طہارت نکاح طلاق جنت دوزخ قیامت حشر تقدیر وغیرہ ہم اسلامی عقائد و عبادات کی عقلی حکمتیں اور فلسفی وضح ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۸/

حرمتِ تعزیہ: حضرت مولانا مولوی محمد مہر الدین صاحب صدر مدرس دار العلوم حزب الاحناف لاہور کی تالیف ہے جس میں فاضل موصوف نے حرمت تعزیہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اور شیعوں کے ۲۳ دلائل کے ایسے جواب دیئے ہیں اور قرآن حکیم۔ احادیث نبویہ و تفاسیر معتبرہ کے حوالوں کے علاوہ دس عقلی دلائل سے تعزیہ کی مخالفت کو بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں دیگر شیعی مسائل پر بھی تبصرہ کیا ہے۔ یہ کتاب مفید اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ صفحات ۱۲۴ قیمت عمر

جاء الحق: تمام مسائل مختلف فیہا علم غیب ندائے یا رسول اللہ۔ بشریت ایصال ثواب۔ گیارھویں۔ میلاد۔ تراویح عصمت انبیاء۔ تین طلاق وغیرہ کا مفصل بیان ہے اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے جواب بھی دیئے گئے ہیں۔ صفحات ۵۶۸ قیمت ۵/ روپیہ

مکتبہ رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور

Scanned with CamScanner

تفسیر القرآن

اللہ کی نشانیاں

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ٥

بے شک "آسمانوں" اور "زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا"۔ اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مُردہ زمین کو اس سے جِلا دیا۔ اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔ ان میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

کعبہ معظمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جن کو وہ معبود اعتقاد کرتے تھے۔ انہیں یہ سن کر حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی دلیل طلب کی جس سے اللہ کی وحدانیت پر استدلال صحیح ہو۔ اس پر یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی۔ اور انہیں بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر کسی ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام۔ اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مفروش ہونا اور پہاڑ دریا چشمے معادن جواہرات درخت پھل سبزہ اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا۔ کشتیاں اور ان کا مسخر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے باربرداری کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو انواع و اقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائبِ حکمت ودیعت ہیں۔ اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات ابر اور اس کا اس قدر کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرتِ حق جل مجدہٗ کے وجود اور اس کے علم و حکمت اور وحدانیت پر براہین قوی ہیں اور ان کی دلالت اللہ کی وحدانیت پر بے شمار وجوہ سے ہے۔

اجمالی بیان یہ ہے:

۱- کہ یہ سب امور ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا۔ مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے جس سے واضح ہوا کہ ضرور ان کے لئے کوئی موجد (بنانے والا) ہے جو قادر و حکیم ہے اور اپنی حکمت و مشیّت سے جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل و اعتراض کی مجال نہیں۔ لہذا وہ موجد ہی خدا ہے۔

۲- پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ موجد معبود ہے اور واحد ہے۔ یکتا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے کیونکہ اس کے ساتھ اگر کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے۔ تو اس کو بھی ان تمام امور پر قادر ماننا پڑے گا۔ اب دو حال سے خالی نہیں :

اوّل : یا تو ایجاد و تاثیر میں دونوں متفق الارادہ ہوں گے۔ یا نہ ہوں گے۔ اگر ہوں گے تو ایک ہی شئی کے وجود میں دو مؤثروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا۔ اور یہ محال ہے۔ کیونکہ یہ مستلزم ہے معلوم کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف محتاج ہونے کو۔ کیونکہ علّت جب مستقلہ ہو۔ تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے۔ دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا۔ اور اگر دونوں کو علت مستقلہ فرض کیا جائے تو لازم آئے گا کہ معلوم دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو۔ تو نقیضین مجتمع ہو گئیں۔ اور یہ محال ہے۔ اور اگر فرض کرو کہ تاثیر ان دونوں میں سے صرف ایک کی ہے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔ اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو الٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں خداؤں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں۔ تو تمانع لازم آئے گا۔ کہ ایک کسی شئی کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا ارادہ کرے تو وہ شئی ایک ہی حال میں موجود اور معدوم دونوں ہوگی۔ اور یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں۔ تو ضرور ہے کہ یا موجود ہوگی یا معدوم ہوگی۔ ایک ہی بات ہوگی۔ اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا۔ اور عاجز الٰہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر معدوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور ہوا اور الٰہ نہ رہا۔

لہذا ثابت ہوا کہ

الٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں +

(باقی آئندہ)

بہترین کتابیں

مولانا صوفی قلندر علی صاحب

جمالِ رسول : سہروردی کی تازہ تالیف ہے۔ سیرۃ خیر الرسل۔ ولادت نبوی۔ ختم نبوت۔ علم غیب۔ بے مثل بشریت ایسے ۳۲ اہم عنوانات پر مدلل بحث کی گئی ہے۔

صفحات ۴۷۶ قیمت ۵/- روپے

آئینہ قیامت : اعلیٰ حضرت بریلوی کے چھوٹے بھائی حسن میاں کی تالیف ہے جس میں واقعات شہادت امام حسین بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸

اسلامی زندگی : پیدا ہونے سے لیکر مرنے تک تمام مروّجہ رسموں پر تبصرہ ہے اور ایک بہترین اصلاحی کتاب ہے۔ قیمت عہ

قسط دوم

وسیلہ ۔۔۔ کتاب و سنت کی روشنی میں

حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب مدظلہٗ مفتی گجرات

۵- وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا۔

ترجمہ: "یہ اہل کتاب حضور کی تشریف آوری سے پہلے حضور کے طفیل کفار پر فتح کی دعا کرتے تھے۔"

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اہل کتاب آپ کے نام کے وسیلے سے جنگوں میں دعائے فتح کرتے تھے۔ اور قرآن کریم نے ان کے اس فعل پر اعتراض نہ کیا بلکہ تائید کی اور فرمایا کہ ان کے نام کے وسیلہ سے تم دعائیں مانگتے تھے اب ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ معلوم ہوا کہ حضور کا نام ہمیشہ سے وسیلہ ہے۔

۶- فَتَلَقّٰى آدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ۔

ترجمہ: "آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمے پائے جن کے وسیلہ سے دعا کی اور رب نے ان کی توبہ قبول کی۔"

بہت سے مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حضور کے نام کے وسیلہ سے دعا کی جو قبول ہوئی۔ معلوم ہوا کہ حضور انبیا کرام کا بھی وسیلہ ہیں۔

۷- قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا۔

ترجمہ: "ہم آپ کے چہرے کو آسمان کی طرف پھرتے دیکھ رہے ہیں۔ اچھا ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جس سے آپ راضی ہیں۔"

معلوم ہوا کہ تبدیلی قبلہ صرف اسی لئے ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش تھی۔ یعنی کعبہ معظمہ حضور کے وسیلے سے قبلہ بنا۔ جب حضور کے وسیلہ کا محتاج ہے تو ما و شما کا کیا پوچھنا ہے۔

۸- وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا۔

ترجمہ: "خضر علیہ السلام نے دیوار بنا کر موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اسی دیوار کے نیچے یتیم بچوں کا خزانہ ہے ان کا باپ نیک تھا اس لئے رب نے چاہا کہ ان کا خزانہ محفوظ رہے اور یہ جوان ہو کر اپنا خزانہ نکال لیں۔"

معلوم ہوا کہ ان یتیم بچوں پر رب کا یہ کرم ہوا کہ ان کی دیوار بنانے کے لئے دو مقبول بندے بھیجے گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا باپ نیک آدمی تھا یعنی نیک باپ کے وسیلہ سے اولاد پر اللہ کا کرم ہوتا ہے۔

۹- اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ

وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۔

ترجمہ: "وہ مقبول بندے جن کی بت پرست پوجا کرتے ہیں وہ خود رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ جن نیک بندوں کی کفار پوجا کرتے تھے ان میں سے ہر ایک اللہ سے زیادہ قرب رکھنے والے کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے اس تلاش وسیلہ پر اعتراض نہ فرمایا۔

۱۰۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ (الیٰ ان قال) لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ط

ترجمہ: "یعنی نہ ہوتے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں جن کی تمہیں خبر نہیں مگر وہ جدا ہوجاتے تو ضرور ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے"

معلوم ہوا کہ کفار مکّہ کے عذاب سے محفوظ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں کچھ مسلمان رہ گئے تھے یعنی شہر میں اللہ کے نیک بندوں کا ہونا بے دینوں کے امن کا وسیلہ ہے۔

۱۱۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا۔

ترجمہ: "غالب آنے والے لوگ بولے کہ ہم اصحاب کہف پر مسجد بنائیں گے۔"

معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجد بنانا جائز ہے تاکہ ان کے وسیلہ سے نماز میں برکت ہو اور زیادہ قبول ہو۔ ہمیشہ سے مسلمانوں کا دستور رہا ہے۔ قرآن کریم نے اصحاب کہف کی غار پر مسجد بنانے کا ذکر کیا اور اس کی تردید نہ کی۔ جس سے پتہ لگا کہ ان کا یہ کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہوا۔

۱۲۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۔

ترجمہ: "یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا کہ میری قمیص لے جاؤ اور والد ماجد کے منہ پر ڈال دو۔ ان کی آنکھیں اچھی ہوجائیں گی۔"

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے لباس کے وسیلہ سے دکھ درد دور ہوتے ہیں اور شفا ملتی ہے۔

۱۳۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

ترجمہ: "میں قسم فرماتا ہوں اس شہر مکہ کی حالانکہ اے محبوب اس میں تم تشریف فرما ہو۔"

معلوم ہوا کہ حضور کے وسیلہ سے مکہ مکرّمہ کو یہ افضلیت ملی کہ رب نے اس کی قسم فرمائی۔

۱۴۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ط

ترجمہ: "قسم ہے انجیر، زیتون اور طور کی اور اس امانت والے شہر کی۔"

معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے انجیر اور طور پہاڑ کو عزت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مکہ شریف کو ایسی برکت حاصل ہوئی کہ ان کی قسم رب نے فرمائی وسیلہ کا نفع بے جان چیزوں کو بھی پہنچ جاتا ہے۔

۱۵۔ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔

ترجمہ: "شمویل علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ
طالوت کے بادشاہت کی دلیل یہ ہے کہ ان کے پاس
تابوت سکینہ آوے گا جس میں موسیٰ علیہ السلام اور
ہارون علیہ السلام کے تبرکات ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ صندوق دیا تھا جس میں
موسیٰ علیہ السلام کا نعلین شریف اور ہارون علیہ السلام کی
دستار مبارک اور دیگر تبرکات تھے جسے بنی اسرائیل جنگ
میں اپنے آگے رکھتے تھے جس کی برکت سے دشمن پر فتح پاتے
تھے۔

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کے وسیلہ سے آفات
دور ہوتی ہیں۔ مشکلیں حل ہوتی ہیں۔

۱۶۔ اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ
الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْھَا فَیَکُوْنُ طَیْرًا
بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: "عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مٹی سے پرندے
کی شکل بناتا ہوں اس میں پھونک مارتا ہوں جس سے وہ
باذن پروردگار پرندہ بن جاتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے دم کے وسیلہ سے مٹی میں جان
پڑ جاتی ہے اور بیماروں کو شفا ہو جاتی ہے۔

۱۷۔ فَاَخَذْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ
فَنَبَذْتُھَا وَکَذٰلِکَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ۔

ترجمہ: "سامری بولا کہ میں نے حضرت جبریل کے گھوڑی کی
ٹاپ کے نیچے سے ایک مٹھی مٹی لی۔ اور سونے کے بچھڑے
کے منہ میں ڈالدی۔"

معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام کے گھوڑی کے پاؤں کی خاک
کے وسیلہ سے سونے کے بچھڑے میں جان پڑ گئی۔

۱۸۔ قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ
وُکِّلَ بِکُمْ۔

ترجمہ: "فرما دو کہ تم کو ملک الموت وفات دیں گے۔ جو تم پر
مقرر کئے گئے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ ملک الموت کے وسیلہ سے جان نکلتی ہے۔

۱۹۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ
لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا۔

ترجمہ: "جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم سے کہا کہ میں تمہارے
رب کا قاصد ہوں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں ستھرا بیٹا
بخشوں۔"

معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام کے وسیلہ سے لڑکا ملتا ہے۔

۲۰۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ
فِیْھِمْ۔

ترجمہ: "اللہ انہیں عذاب نہ دے گا حالانکہ ان میں آپ ہیں"۔
یعنی اہل مکہ عذاب سے اس لئے بچے ہوئے ہیں کہ ان میں
آپ جلوہ گر ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور کی ذات شریف عذاب الٰہی سے
امن کا وسیلہ ہے۔

۲۱۔ قَالُوْا یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ
وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ
لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِھَا۔

ترجمہ: "بنی اسرائیل بولے اے موسیٰ ہم ایک کھانے یعنے
من و سلویٰ پر صبر نہ کریں گے۔ اپنے رب سے دعا کرو۔
کہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار نکالے۔"

معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل جب کوئی بات رب سے عرض کرنا چاہتے
تو موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے۔

۲۲۔ ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ یعنی حضرت مریم کو
بے موسم پھل کھاتے دیکھ کر زکریا نے مریم کے پاس کھڑے ہو کر فرزند کیلئے
دعا مانگی۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے پاس دعا مانگنا زیادہ باعث قبول ہے۔

اسرارِ روزہ

س : روزے میں کیا حکمت ہے - اسلام میں کیوں رکھا گیا - یہ کیا بات ہے کہ اپنی چیز ایک وقت میں خود نہ کھا پی سکیں ؟

ج : پیٹ بھرنے سے نفس قوی ہوتا ہے اور خالی رہنے سے روح قوی ہوتی ہے - روح اور نفس گویا ہمارے دو بازو ہیں یا انسانی زندگی کے دو پہیئے - لہذا کچھ دن نفس کو غذا دو - اور کچھ دن روح کو - روزہ امراضِ بطن کا علاج بھی ہے - روزے سے فقیر اور فاقہ کی قدر معلوم ہوتی ہے اور فقراء کی امداد کو دل چاہتا ہے روزے میں اپنی بندگی اور رب کی ملکیت کا اظہار ہوتا ہے کہ ہم اپنی کسی چیز کے مستقل مالک نہیں ہیں - گھر میں سب کچھ ہے مگر رب نے روک دیا تو کچھ استعمال نہیں کر سکتے - روزے سے بھوک برداشت کرنے کی عادت رہتی ہے کہ اگر کبھی فاقہ درپیش آ جاوے - تو روزہ دار صبر کر سکے گا - روح جسم میں آنے سے پہلے غذا سے محفوظ تھی - لہذا گناہ سے بھی بری تھی جسم میں آکر غذا کی حاجت مند ہوئی اور گناہ بھی کرنے لگی - اب کچھ وقت اسے بھوکا رکھو تاکہ اسے اپنی پہلی حالت یاد رہے اور گناہ سے باز رہے -

س : روزے میں کیا خصوصیات ہیں جو دیگر عبادات میں نہیں ہیں ؟

ج : روزے میں چند خصوصیات ہیں - :

۱- اول یہ کہ تمام عبادات میں کچھ کرنا ہے اور روزے میں چھوڑنا - یعنی کھانا پینا - جماع چھوڑنا - اور رب کے لئے خواہشات چھوڑنا بڑی عبادت ہے -

۲- دوم یہ کہ تمام عبادات میں اطاعت کا غلبہ ہے اور روزے میں عشق کا - کیونکہ اس میں عشاق کے تمام نشان موجود ہیں ۵

عاشقاں را شش نشاں است اے پسر
آہِ سرد و رنگِ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام ؟
کم خورد ، کم گفتن و خفتن حرام

۳- سوم یہ کہ دیگر عبادات خاص حالات میں رہتی ہیں مگر روزہ ہر حالت میں مومن کے ساتھ ہے کیونکہ جاگتے سوتے کھیلتے کودتے کاروبار کرتے ہر حال میں روزہ منہ میں ہے -

۴- چہارم یہ کہ روزہ شکم سیری کی زکوٰۃ ہے -

۵- پنجم یہ کہ دیگر عبادات شکر ہیں اور روزہ صبر اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے -

س : حدیث قدسی میں ہے :

الصوم لی و انا اجزی بہ

روزہ میرا ہے اور میں اس کی جزا دوں گا -

اس کا کیا مطلب ہے ساری عبادات رب کی ہیں اور وہ ہی جزا دینے والا ہے پھر روزے کو خاص کر کیوں کہا گیا ؟

ج : دو وجہ سے !

۱- ایک یہ کہ دیگر عبادات میں ریا ہو سکتی ہے کیوں کہ وہ ظاہر ہیں مگر روزے میں ریا کا احتمال نہیں کیونکہ یہ خفیہ چیز ہے اگر کوئی گھر میں کچھ کھالے اور لوگوں میں روزہ ظاہر کرے تو کون جانے - لہذا روزہ دار یقیناً رب کے لئے ہی روزہ رکھ سکتا ہے -

۲۔ دوسرے یہ کہ قیامت میں ظالم کی دیگر عبادات مظلوم چھین لیں گے۔ مگر روزہ کسی کو نہ دیا جاوے گا۔ حکم ہوگا کہ یہ تو میری چیز ہے کسی کو نہ ملے گی۔

س: پھر اس کا مطلب ہے کہ میں اس کی جزا دوں گا؟

ج: اس حدیث کی دو قرأتیں ہیں۔

۱۔ اُجزیٰ بہٖ

"یعنی میں روزہ کی جزا ہوں۔"

تمام عبادات کی جزا جنت اور روزے کی جزا خود خالق جنت ہے

۲۔ انا اجزی بہٖ

"یعنی میں روزے کا خود بدلہ دوں گا۔"

دیگر عبادات کے ثواب مقرر ہیں مگر روزے کی جزا کچھ مقرر نہیں فرمائی۔ رب دینے والا بندہ لینے والا جس قدر چاہے گا دے گا۔ کیونکہ روزہ دار عاشق ہے۔ اور عشق کا ثواب لقاء محبوب ہے لقاء محبوب کے ساتھ تمام نعمتیں غیر محدود ہیں۔

س: ماہ رمضان میں کیا خصوصیات ہیں۔ جو دیگر مہینوں میں نہیں ہیں؟

ج: چند خصوصیات ہیں:

۱۔ قرآن شریف میں صرف رمضان ہی کا نام آیا کسی اور مہینہ کا نام نہیں آیا۔ جیسے جماعت صحابہ میں صرف زید کا نام آیا۔

۲۔ رمضان۔ رحمٰن۔ غفران۔ قرآن اور شیطان قریباً ہموزن ہیں یعنی رحمٰن نے رمضان میں قرآن بھیجا تاکہ مومنوں کو غفران ملے اور شیطان کو قید۔

۳۔ دیگر مہینوں میں خاص دن یا خاص ساعتیں عبادت کی ہیں۔ بقر عید میں ۴ دن نویں سے بارھویں تک۔ محرم میں دسویں۔ شوال میں پہلی۔ شعبان میں چودھویں رجب میں ستائیسویں تاریخیں مگر رمضان میں ہر ساعت عبادت کی ہے کہ صبح سے شام تک روزہ پھر افطار۔ تراویح۔ سحری۔ تلاوت قرآن غرضیکہ

عجیب ماہ مبارک ہے۔

۴۔ ماہ رمضان گلشن اسلام کے لئے موسم بہار ہے کہ اس کے آتے ہی مساجد۔ قرآن۔ ذکر۔ تلاوت وغیرہ سب ہی میں رونق آجاتی ہے حتیٰ کہ اس مہینہ میں جنت بھی آراستہ ہوتی ہے۔

۵۔ دیگر مہینوں میں ایک یا دو خصوصی عبادات کی جاتی ہیں۔ مگر رمضان میں بے شمار مثلاً: روزہ۔ افطار۔ سحری۔ تراویح۔ اعتکاف۔ شب قدر کی عبادات۔ ادائے زکوٰۃ وغیرہ۔

۶۔ عام مسلمانوں کو دوسرے مہینوں کی تاریخیں معلوم نہیں ہوتیں مگر ماہ رمضان کے ایام گن گن کر گزارے جاتے ہیں۔

س: روزوں کے لئے ماہ رمضان کیوں منتخب ہوا؟

ج: اس لئے کہ ماہ رمضان میں قرآن شریف لوح محفوظ سے منتقل ہو کر پہلے آسمان پر آیا۔ پھر وہاں سے ۲۳ سال میں آہستہ آہستہ حضور علیہ السلام پر نازل ہوا۔ قرآن رب کی بڑی نعمت ہے۔ نعمت ملنے پر بطور شکریہ روزے رکھوائے گئے نیز رمضان میں ہر نیکی کا ثواب ۷۰ درجہ ملتا ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں روزہ اعتکاف وغیرہ رکھے گئے۔ تاکہ ثواب زیادہ ہو۔

س: رمضان میں تراویح ۲۰ رکعت کیوں پڑھتے ہیں اور تراویح میں قرآن کیوں پڑھا جاتا ہے؟

ج: اس لئے کہ ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قرآن شریف سنایا کرتے تھے اور اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ انسان ہر دن رات میں ۲۰ رکعت فرض واجب پڑھتا ہے۔ ۱۷ فرض ۳ وتر۔ رمضان میں ان بیس کی تکمیل کے لئے ۲۰ رکعتیں اور پڑھوائی گئیں۔ تاکہ اس مبارک مہینہ میں اگر وہ رکعتیں ناقص رہی ہوں تو ان سے کامل ہو جاویں۔ اس ماہ میں عبادت کامل تر چاہیے۔

س : جب ماہ رمضان ایسا مبارک مہینہ ہے تو اس کے جانے پر عید کیوں منائی جاتی ہے - مبارک چیز کے جانے پر غم منانا چاہیئے نہ کہ خوشی ؟

ج : یہ خوشی دو وجہ سے ہے - ایک تو ماہ مبارک میں عبادت کی توفیق ملنے کا شکریہ - خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے خیر سے روزے - تراویح - اعتکاف وغیرہ ادا کر دیئے -

دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو رمضان کے جانے کا بہت صدمہ ہوتا ہے - جمعۃ الوداع کو لوگ زارزار روتے ہیں - اس غم کو ہلکا کرنے کے لئے یہ خوشی رکھ دی - تاکہ رنج کا احساس کم ہو -

س : روزہ دن میں کیوں رکھا جاتا ہے - رات کو چاہیئے تھا ؟

ج : اس لئے کہ بدنی عبادت میں محنت اور نفس کی مخالفت چاہیئے اسی پر اجر ملتا ہے - رات میں انسان ویسے بھی نہیں کھاتا پیتا - اس وقت کھانا چھوڑنا محنت نہیں - نیز رات سوتے میں گزرتی ہے عبادت کا احساس نہ ہوتا -

س : اگر روزے میں تکلیف ضروری ہے تو چاہیئے کہ ہندو مہاتما جوگیوں کی طرح دس پندرہ دن کا رکھا جاوے کہ اتنے روز تک افطار نہ ہوا کرے - یہ کیا کہ روز شام کو افطار کر لیا - رات بھر کھایا پیا دن کو روزہ رکھ لیا -

ج : جوگیوں کا برت عام انسانوں کی طاقت سے باہر ہے اور جو سادھو وغیرہ ایسا کرتا ہے وہ دین دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتا - جان کے لالے پڑ جاتے ہیں - اسلام کا مقصد یہ ہے - کہ یہ عبادت سارے مسلمان کریں - اور روزے میں دوسرے عبادات دیگر کاروبار بند نہ ہوں - اور یہ عبادت بھی ادا ہو جائے یہ مقصود اس طریقہ کے سوا اور طریقہ سے حاصل نہیں ہو سکتا - اسلام عملی مذہب ہے - دیگر مذاہب کے احکام طاق میں رکھنے کے لئے رہیں -

س : روزے میں بھول چوک معاف ہے - بھول سے کھا پی لیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا - مگر نماز میں معاف نہیں - اگر کوئی بھول کر نماز میں بول پڑے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے فرق کیا ہے ؟

ج : روزے میں بھول چوک زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس میں کوئی یاد دلانے والی چیز موجود نہیں اس لیئے یہاں معافی ہے - مگر نماز کی ہر حالت قیام رکوع وغیرہ نماز کو بتا رہی ہے اس لئے ادھر بھول کم واقع ہوگی - اس لئے اس میں یہ رعایت نہ کی گئی ۔

بقیہ : "ایک سجدہ" :

اور جب دم !

مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایمان افروز صدائے "اللہ اکبر" ابھر کر فضا میں گونج اٹھتی - تو حضرت فاطمہ ہوش میں آتیں اور انتہائی افسوس کے ساتھ اپنا سر بارگاہ خداوندی سے اٹھا کر خالق لیل و نہار سے ان الفاظ میں عرض کرتیں - جو آپ کی اندرونی کیفیات کے آئینہ دار اور دلی جذبات کے عکاس ہوتے :-

"اے دن اور رات کے پیدا کرنے والے خدا کبھی تو رات اتنی طویل کر دے !

کہ تیری گنہ گار بندی فاطمہ کا ایک سجدہ پورا ہو جائے !"

سیدہ فاطمہ ہستی باصفا
ان کی طرز عبادت پر لاکھوں سلام
جس کی مدحت میں ہے ہر زبان بشر
ایسی رب کی محبت پہ لاکھوں سلام

(صاحب مضمون ہذا)

ایک سجدہ

حضرت مولانا ابوالفخر محمد صابر قادری نسیم بستوی دارالعلوم فیض الرسول براؤں بستی

شب کے درمیانی لمحوں میں شاہزادیٔ اسلام صاحبزادیٔ رسول حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھریلو کاموں کی انجام دہی سے فرصت پاکر اپنے خالق و مالک کے دربار میں حاضر ہو جاتیں۔

سجدوں کے لئے آپ کی جبینِ عبودیت زمین سے مس ہوتی — لبہائے مبارک سے تسبیح و تحلیل کی خاموش صدائیں نکلتیں — دل خدا کے ذکر سے معمور ہوتا — آنکھیں خشیتِ ایزدی سے لبریز ہوتیں۔ دماغ میں دنیا کے تصوّرات و تخیّلات کی بجائے محض معبودِ حقیقی کی رضا و خوشنودی کی دولتِ لازوال و نعمتِ گراں مایہ حاصل کرنے کی فکر سمائی ہوتی — بے خودی کا ایک عالم طاری ہو کر بادۂ توحید اور شرابِ عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیف آور نشہ آپ کی رگ رگ میں سیلِ نور بن کر جاری ہو جاتا۔ دل میں جلتی ہوئی محبتِ خداوندی کی شمع اور بھی جگمگا اٹھتی جس سے آپ کی عبادت گاہ میں ہر چہار جانب روشنی ہی روشنی تیرنے لگتی۔ اور زمینِ سجدہ گاہ کی قسمت نکھر جاتی۔ اس کی تقدیر میں چار چاند لگ جاتے۔ فاطمہ کے سجدوں کے ذرّے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے :

"اے زمین و آسمان کے مالک !

اپنی محبوب بندی کو

اپنی رحمتوں سے نواز دے"۔

ان راتوں کے ستارے گواہ ہیں — چاند نے اس دل افروز منظر کو تاروں کی انجمن سے نگاہیں ہٹا کر بغور دیکھا ہوگا — اور کوشش کی ہوگی کہ اپنی روپہلی کرنیں اس پاک باز ہستی کے تقدس مآب دامن پر نچھاور کر دے مگر اس کا وہاں گزر نہ ہو سکا ہوگا۔

رات کی وہ گھڑیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں جنہوں نے جلوۂ قدس کی یہ تابانیاں ایک دو بار نہیں ہزاروں بار دیکھی ہوں گی۔ کہ فاطمہ کی ساری رات صرف ایک سجدے میں ختم ہو جاتی تھی۔

سجدہ گاہِ فاطمہ کے ذرّوں کی درخشانی اس واقعہ کی صداقت پر کھلی ہوئی دلیل ہے۔ کھجوروں کے پتوں کی جھونپڑی کا نشان اس مقدس زمین سے معدوم ہے لیکن اس زمین پر اب بھی سجدوں کے نقوش باقی ہیں۔ مگر ؎ :

کیجئے دیدۂ باطن پیدا

آنکھ کا نور کوئی نور نہیں !

جب طلسمِ شب ٹوٹنے لگتا — چاند تاروں کی بزمِ درخشاں ماند پڑنے لگتی — سحر کے جلوے ابھرنے لگتے — در و دیوار پر چھائی ہوئی تاریکیوں پہ نور کا غازہ چڑھنے لگتا — نسیمِ سحری کی حیات افروز جھونکوں سے چمن کے گل و غنچے کروٹ لے کر بیدار ہونے لگتے — گریۂ شبنم کی مرہونِ منّت کلیاں مسکرانے لگتیں — طیور کے دلفریب نغموں اور مسرت خیز ترانوں سے فضائیں ڈوب جاتیں — کائنات کی عارضی خموشیاں ہنگاموں میں تبدیل ہونے لگتیں — فرزندانِ توحید و رسالت اور شب زندہ دار اہلِ ایمان میں نمازِ فجر کی تیاریاں ہونے لگتیں — مدینہ کی اسلامی بستی عالمِ خواب سے نکل کر ہوش و بیداری کے جامے زیب تن کرتی — گلی کوچوں میں سے نکل کر مسلمان مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آہستہ آہستہ قدموں سے رواں ہوئے —

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

رمضان حدیثِ نبوی کی روشنی میں

(ادارہ)

ماہِ رمضان کی فضیلت !

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ فِی رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ ط

ترجمہ: "جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین گرفتار کئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

(بخاری و مسلم)

رمضان کی پہلی رات !

اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ۔

ترجمہ: "جب رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنّات قید کر لیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ پھر بند نہیں کیا جاتا۔" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

آسمان سے ندائیں !

وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ہ

ترجمہ: "(ہر رات) پکارنے والا پکارتا ہے۔ منادی ندا کرتا ہے۔ کہ اے نیکی کے طلب گار متوجہ ہو (نیکی کی طرف) اور اے بدی کے چاہنے والے۔ برائی کا ارادہ رکھنے والے کمی کر۔ اور برائی سے باز رہ۔ اور یہ ندا ہر شب ہوتی ہے۔"

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

مغفرتِ الٰہی !

وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ (اس مبارک مہینہ میں) بہت سے (بے شمار) لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔"

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

رحمت و غفران اور نجات کا مہینہ !

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَۃٌ وَآخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ ہ

ترجمہ: "یہ رمضان کا مہینہ وہ باعظمت مہینہ ہے کہ اس کے ابتدا میں رحمت ہے درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے

نجات ہے۔" (بیہقی)

❖ رمضان میں حضور علیہ السلام کا عمل !

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيرٍ وَّاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ ط

ترجمہ: "جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے ہر سائل کا سوال پورا فرماتے۔" (بیہقی)

رمضان شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں سے زیادہ رحیم اور شفیق نظر آتے تھے۔ کوئی سائل اس زمانہ میں حضور کے در اقدس سے خالی نہ جاتا اور نہ کوئی قیدی اس زمانہ میں قید رہتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں زیادہ سخی تھے۔ خصوصاً ماہ رمضان میں آپ کی سخاوت بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔

نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر گنا !

مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ۔

ترجمہ: "جو شخص اس ماہ (رمضان) میں کسی نیکی سے خدا کی قربت تلاش کرے۔ یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفل عبادت کرے اس کا ثواب (اتنا ہی) ہوتا ہے جتنا کہ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں فرض کا۔ اور جو شخص ادا کرے اس مہینہ میں فرض کو۔ اس کا ثواب اتنا ہے جیسا کہ رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے کا ثواب ہوتا ہے (بیہقی)

❖ روزہ رکھنے کا ثواب !

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ترجمہ: "جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور اخلاص کے ساتھ طلب ثواب کے لئے۔ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔" (بخاری ومسلم)

❖ عبادت کرنے کا اجر !

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ترجمہ: "جو شخص ماہ رمضان میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ طلب ثواب کے لئے شب کے وقت عبادتوں میں مصروف رہا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش گئے۔" (بخاری ومسلم)

❖ روزہ کی جزا بے اندازہ و بے شمار ہے !

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ۔

ترجمہ: "آدمی کا ہر عمل مضاعف کیا جاتا ہے کہ انسان کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔ یہاں تک کہ سات سو گنے تک یہ ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لیکن روزہ —— !

روزہ کا ثواب اس سے بھی بالا تر ہے بے شک وہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ بندہ میری خوشنودی کے لئے روزہ رکھتا ہے اور میری رضا جوئی اور طاعت و فرمان کے لئے اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش چھوڑ دیتا ہے۔"

(بخاری و مسلم)

٭ تمام اعمال بندے کے۔ روزہ اللہ کا !

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لئے ہوتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔" (بخاری و مسلم)

آدمی کا ہر عمل خدا کے یہاں کچھ نہ کچھ بڑھتا ہے ایک نیکی دس گنی سے سات سو گنی تک پھیلتی پھولتی ہے مگر رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنٰے ہے وہ خاص میرے لئے ہے اور میں جتنا چاہتا ہوں بدلہ دیتا ہوں جس کی کوئی حد مقرر نہیں۔

٭ روزہ اور قرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے !

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ ط

ترجمہ: "روزہ اور قرآن دونوں بندہ کی شفاعت کریں گے روزہ عرض کرے گا۔ اے رب! میں نے اس کو کھانے اور رغبت کی چیزوں سے دن میں باز رکھا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اس کو شب میں آرام کرنے سے روکا اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر۔ پس دونوں کی شفاعتیں اس کے حق میں قبول کی جائیں گی۔ (بیہقی)

٭ روزہ دار جنّت میں باب الریّان سے داخل ہونگے !

فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ ط

ترجمہ: "جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام باب الریّان ہے اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے۔ روزہ داروں کے سوا اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔" (بخاری و مسلم)

٭ روزہ دار کو افطار اور دیدارِ الٰہی کی فرحتیں !

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔

ترجمہ: "روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں اسے دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک فرحت (خوشی) اپنے رب سے ملاقات کے وقت ایک خوشی افطار کے وقت۔ جب وہ اسے خود جزا مرحمت فرمائے گا۔"

٭ روزہ دار کے منہ کی بُو !

وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

ترجمہ: "روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری اور پاکیزہ اور خوشبودار ہوتی ہے۔"

روزہ سپر ہے !

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ !

"روزہ ڈھال کی طرح ہے۔"

کہ دنیا میں گناہوں سے اور شیطان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے اور آخرت میں عذاب الٰہی اور دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

تمام عمر روزے رکھنا رمضان کے ایک روزہ کے برابر نہیں !

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ۔

ترجمہ: "جو شخص روزہ نہ رکھے رمضان میں ایک دن بغیر کسی اجازت عذر یا بیماری کے۔ تو ساری عمر روزہ رکھنا اس کا معاوضہ نہیں ہو سکتا ہے۔" (بخاری۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

یعنی اگر بغیر کسی شرعی اجازت، یا رخصت کے کسی نے ایک دن کا روزہ بھی ناغہ کیا تو ساری عمر روزہ رکھنے سے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔

سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنے کا حکم ہے !

مَنْ کَانَ لَہٗ حَمُوْلَۃٌ تَاوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَکَہٗ۔

ترجمہ: "جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو۔ جو آرام سے اس کو منزل تک پہنچا دے اس کو چاہیئے کہ روزہ رکھے جہاں رمضان آ جائے (امر استحباب و ندب کے لئے ہے اگرچہ افطار بھی جائز ہے)۔ (ابو داؤد)

روزہ دار کو بُرا کہنا یا کسی سے لڑنا زیبا نہیں !

وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ۔

ترجمہ: "جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو وہ فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ بات نہ کہے۔ شور نہ کرے نہ چلّائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔" (بخاری۔ مسلم)

جھوٹ اور لغو چھوڑے بغیر روزہ نہیں !

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

ترجمہ: "جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام کر کے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" (بخاری)

یعنی جب کسی نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا ہی نہ چھوڑا تو اس کا کھانا اور پانی چھڑا دینے کی اللہ کو کوئی حاجت نہیں۔ اس نے خواہ مخواہ اپنے پیٹ کو بھوک پیاس کی تکلیف دی۔

مقصد سے غافل ہو کر بھوکا پیاسا رہنا مفید نہیں !

کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھَرُ۔

ترجمہ: "بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں ان کے

روزہ سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے راتوں کو کھڑے رہنے والے ہیں کہ ان کو اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر جاگنا۔"

یعنی بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ روزہ سے بھوک اور پیاس کے سوا ان کے پلّے کچھ نہیں پڑتا اور بہت سے راتوں کو عبادت کرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ اس قیام و عبادت سے رت جگے کے سوا ان کے پلّے کچھ نہیں پڑتا۔

٭ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر چھوڑ دو !

صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ ۔

ترجمہ : "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو یعنی جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کرو۔ اور جب تم عید کا چاند دیکھو تو روزے چھوڑ دو۔ اور اگر ابر و غبار کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اور اسی طرح رمضان کے۔" (بخاری مسلم)

٭ مہینہ تیس دن کا اور اُنتیس دن کا !

اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ۔

ترجمہ : "مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا اگر چاند نظر نہ آئے تو اندازہ کرو یعنی تیس دن پورے کرو۔"

٭ سحری کھانے میں برکت ہے !

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ۔

ترجمہ : "سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکات ہے۔"

٭ افطار میں جلدی کرنے کی ہدایت !

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ۔

ترجمہ : "لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کیا کریں گے یعنی آفتاب غروب ہونے کے بعد فوراً ہی افطار کریں گے مگر ابر کے دن نہیں۔"

(بخاری و مسلم)

٭ کس چیز سے روزہ افطار کرے !

اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ ۔

ترجمہ : "جو شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے۔ اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے۔ اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔" (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

٭ روزہ افطار کرانے کا ثواب !

مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ ۔

ترجمہ : "جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ اور روزہ دار کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور اس سے روزہ دار

کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوتی۔"

یعنی روزہ افطار کرانے والے کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس روزہ دار کو روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ (بیہقی)

❁ روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلانے والا:

مَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: "جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا۔ ایسا کہ پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔" (بیہقی)

❁ شب قدر کی فضیلت!

مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ترجمہ: "جس شخص نے ایمان اور اخلاص کے ساتھ ثواب لینے کی غرض سے شب قدر میں قیام کیا (عبادت کی) تو اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (بخاری۔ مسلم)

❁ ہزار راتوں سے بہتر ایک رات!

اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ

ترجمہ: "یہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آیا۔ کہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور اس (مقدس رات) کی بھلائیوں اور نیکیوں سے محروم نہیں رہتا۔ مگر وہ شخص جو بدنصیب ہے۔" (ابن ماجہ)

دینی کتابیں

حسام الحرمین: جس میں اہل سنت و دیوبندیوں کا [illegible] کا اظہار کیا گیا ہے اور علمائے عرب و عجم مکہ مدینہ حجاز مصر کے علماء کے فتاویٰ دیوبندیوں کے بارے میں [illegible] ہیں۔ قیمت دو روپے

شانِ حبیب الرحمان: اس میں قرآن پاک کی وہ تمام آیات جمع کر دی گئی ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر روشنی پڑتی ہے۔ قیمت -/۵ روپے

علم القرآن: قرآن کے ترجمہ [illegible] اور [illegible] کا مطالعہ [illegible] بتایا گیا ہے کہ فلاں الفاظ قرآن میں کس کس معنی میں استعمال ہوا ہے۔ قیمت ۱۲/۱ روپیہ

علم المیراث: میراث کے قواعد [illegible]۔ قیمت ایک روپیہ

گیارھویں: [illegible] گیارھویں کا قرآن و حدیث سے ثبوت [illegible] ۵

رحمتِ خدا: [illegible] مسئلہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت [illegible]

بقیہ : لمحاتِ فکر
صفحہ ۵ سے آگے

روزہ دار کو استنجے میں مبالغہ کہ خوب نیچے کو زور دے کر استنجا کرے مکروہ ہے۔ ناک میں دوا ٹپکنا۔ کان میں تیل ڈالنا روزہ کو فاسد کر دے گا۔ حقہ سگریٹ وغیرہ پینے سے۔ پان چبانے سے اگرچہ پیک تھوکتا رہے حلق تک نہ جانے دے روزہ جاتا رہے گا۔ بھول کر کھانے پینے یا جماع وغیرہ سے روزہ نہیں جائے گا۔ اور بحالت روزہ انجکشن کرانے سے اور بھی احتراز لازم ہے۔

منہ بھر قے ہو جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

غسل لینے بلکہ پانی حقنہ کی جگہ تک چڑھ جانے سے روزہ جاتا رہے گا۔ دانتوں میں جو رہ گیا وہ چنے بھر سے کم ہو تو نگل لینے سے روزہ نہ جائے گا چنے بھر سے جاتا رہے گا۔

سحری کھاتا تھا صبح ہو گئی۔ لقمہ نگل گیا یا روزہ یاد نہ تھا یاد آنے پر منہ کا لقمہ نگل گیا تو روزہ نہ ہوا کفارہ لازم ہوا۔ قے بھر منہ ہوئی تو روزہ نہ گیا۔ قے خود کی اور روزہ یاد ہے تو روزہ جاتا رہا بھر منہ سے کم ہوئی تو روزہ نہ گیا۔ قے بے اختیار آئی۔ بھر منہ۔ پھر لوٹ کر حلق تک گئی یا لوٹائی تو اگر چنے بھر حلق میں اتر گئی ہو تو روزہ فاسد ہو گیا اور کم ہو تو بہر حال روزہ نہ جائے گا۔

فصد کھلوانا۔ پچھنے لگوانا۔ اگر ضعف کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔ مگر کوئی ایسا کام جائز نہیں جس سے اتنا ضعف ہو جائے جس کے سبب روزہ توڑنا پڑے (بہ گمان غالب) معمار۔ مزدور نانبائی وغیرہ اتنا ہی کام کریں کہ روزے ادا کر سکیں۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر !

سفر شرعی۔ مرض۔ بڑھاپا۔ دودھ پلانا۔ حمل و خوفِ ہلاک و اکراہ و نقصانِ عقل و جہاد۔ ایسا بوڑھا کہ روزہ بہ وجہ کمزور ہو گا نہ اب رکھنے پر قادر اور نہ لہٰذا پھر آئندہ قادر ہو سکے گا۔ ہر روزہ کے بدلے فدیہ دے۔ اگر گرمیوں میں نہ رکھ سکتا ہو تو اب افطار کرے جاڑوں میں رکھے فدیہ دیتا رہا پھر قادر ہو گیا تو قضا لازم آئے گی۔ دیا ہوا فدیہ نفل ہو گیا۔

روزہ کا فدیہ !

ہر روزہ کے بدلے ہر روز دونوں وقت مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا یا صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دینا۔

روزے کا کفارہ !

باندی۔ غلام آزاد کرنا (یہ یہاں کہاں) یہ نہیں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھنا اس کی طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔

صدقۂ فطر !

مالک نصاب پر واجب۔ کہ اپنی اور اپنے بچوں کی طرف سے بریلی کی کچی تول ۱۰۰ کے سیر سے گیہوں پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر مسکین کو دے یا جو ساڑھے تین سیر ایک روپے بھر اور قیمت بھی دے سکتا ہے اور یہی احسن ہے۔

صبح کو شب کا

مطلقاً چھٹا یا ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے انتہائے سحری لکھ دیتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے۔

یومِ شک

اگر ۲۹ شعبان کو بوجہ ابر و غبار رویت نہ ہو تو اگلے دن ۳۰ شعبان ہی سمجھی جائے گی۔ جب تک کہ ثبوت شرعی سے رویت ثابت نہ ہو۔ تمام لوگ ضحوہ کبریٰ تک بے نیت روزہ مثل روزہ رہیں۔ ضحوہ کبریٰ سے پہلے پہلے اگر شرعاً رویت ثابت ہو جائے

فوراً نیت روزہ کر لیں اور نہ ثابت ہو تو کھائیں۔ پھر اگر بعد کو ثبوت شرعی سے ثابت ہو۔ اگرچہ بعد رمضان ثابت ہو تو ایک روز رکھیں۔ نوان اس دن خالی نفل کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ وہم بھی نہ لائیں کہ اگر آج رمضان ہے تو ہمارا یہ روزہ فرض ہے۔ نرے نفل کا قصد ہو اگر ثبوت صحیح شرعی سے اس دن کا روزہ ثابت ہو جائے گا یہ روزہ خود ہی رمضان میں محسوب ہو گا۔

عازمینِ حج کی مشکلات اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان!

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک اہم رکن حج بھی ہے۔ اس فریضہ کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ جو مسلمان اس کی طاقت رکھتے ہیں اور مصارفِ ضروریہ کے متحمل ہیں ان کے لئے اس فریضہ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ دنیا کی تمام حکومتیں خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم مسلمانوں کو اس فریضہ کی ادائیگی میں کافی سہولتیں دیتی ہیں۔

حکومت مین کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے حتیٰ کہ پاسپورٹ کی قید بھی نہیں ہے جو چاہے جب چاہے زیارت بیت اللہ کے لئے جا سکتا ہے اور جتنا مال چاہے اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے اور جو چاہے خرید کر لا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں حجاج کے لئے کوئی خاص پابندیاں نہیں ہیں حتیٰ کہ ہندوستان جو لادینی حکومت ہے اور جہاں مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں اس نے بھی کوئی خاص پابندی نہیں رکھی۔ ہندوستانی حکومت ہر حاجی کو ۲ ہزار سے زیادہ تک لے جانے کی اجازت دیتی ہے۔ اور جو شخص جب چاہے زیارت بیت اللہ کے لئے جا سکتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے جمہوریہ اسلامیہ پاکستان جو ایک اسلامی سٹیٹ ہے اور اس کی بنیاد ہی اسلام پر رکھی گئی ہے۔ وہ صرف حجاج کو واجب سہولتیں ہی نہیں دیتی بلکہ انہیں ان حقوق سے بھی محروم رکھتی ہے جو بیرونِ پاکستان جانے والے تمام مسافروں کو حاصل ہوتے ہیں۔ پاکستان کا اسلامیہ جمہوریہ ہونا تو اس امر کا متقاضی تھا کہ وہ عازمینِ حج کو ہر قسم کی مراعات دیتی اور سفرِ حجاز کو آسان بنانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کرتی تاکہ فرزندانِ اسلام نہایت سکون و اطمینان سے اس اہم فریضہ کو ادا کر سکتے۔

مگر افسوس یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی ہے اور پاکستان کے اربابِ اختیار نے اس فریضہ کی راہ میں آسانی پیدا کرنے کی بجائے ایسی رکاوٹیں ڈال دی ہیں کہ جس کی وجہ سے سینکڑوں افراد اس فریضہ دینی کی ادائیگی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

ملک کے اخبار و رسائل نے بیسیوں دفعہ اربابِ پاکستان کی خدمت میں التجائیں کی ہیں مگر اربابِ اختیار نے ذرا پرواہ نہیں کی پھر قرعہ اندازی کا طریقہ ایسا ہے جو یقیناً لوگوں کو بے ایمانی دغابازی کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ آج بھی جو شخص رشوت دے اور حکامِ حج کی خدمت میں سفارش لے جائے وہ بلا درخواست و زرِ ضمانت بھی پاسپورٹ حاصل کر سکتا ہے

بہرحال اس سلسلے میں مسلمانانِ پاکستان کے مطالبات یہ ہیں۔ اور ہم اس امید پر ان کو دہرا رہے ہیں کہ ہماری حکومت اس پر ضرور ہمدردانہ طور پر غور کرے گی۔

۱۔ حج پر کوٹا سسٹم اور قرعہ اندازی کا طریقہ ختم کیا جائے اور ہر عازمِ حج کو ٹکٹ جاری کیا جائے۔

۲۔ جہاز آرام دہ ہونے چاہئیں اور کھانے عمدہ فراہم کئے جائیں۔

۳۔ ہر سال نئی زرِ ضمانت بھیجنے کا قاعدہ منسوخ کیا جائے اور صرف انہیں کی زرِ ضمانت واپس کی جائے جو واپسی کے لئے کہیں۔

۴۔ کسٹم کے حکام کو ہدایت کی جائے کہ حاجیوں کے ساتھ

Scanned with CamScanner

انسانیت سے پیش آئیں۔ بھیڑ بکریوں کا سا سلوک ان کے ساتھ نہ کریں۔

۵۔ تحفہ و تحائف و تبرکات وغیرہ پر کسٹم نہ لیا جائے اور کم از کم ہر حاجی کو اپنی حسب منشا ہزار روپے تک کے تحائف خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوں ساتھ لانے کی اجازت دی جائے اور اس پر کسٹم نہ لیا جائے۔

۶۔ ہر حاجی کو اتنی رقم لے جانے کی اجازت دی جائے جو اس کے ضروری مصارف پورے کر سکے اور ایک ہزار روپیہ اس کے علاوہ ہو جس کے وہ تحائف وغیرہ لا سکے۔

۷۔ ٹکٹ و پاسپورٹ و ویزا وغیرہ کے حاصل کرنے میں حاجی کو کافی دقت ہوتی ہے اس کو بالکل آسان بنایا جائے اس کام کے لئے زیادہ عملہ مقرر کیا جائے۔

۸۔ کراچی حاجی کیمپ کی عمارت نئی تعمیر کی جائے تاکہ حجاج آرام سے قیام کر سکیں۔ موجودہ عمارت پرانی اور بوسیدہ ہے اور بہت تکلیف دہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ !

سیاسی مذہبی انجمنوں و جماعتوں۔ علماء و مشائخ و خطبا حضرات کا فرض ہے کہ وہ ان مطالبات کو حکومت تک پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ اور جگہ جگہ اس کام کے لئے آواز اٹھائی جائے۔

فتاویٰ نعیمیہ : حضرت مفتی احمد یار خان صاحب کے فتووں کا قابل دید مجموعہ ہے۔ قیمت -/۲ روپے

مواعظ نعیمیہ : مفتی صاحب کے وعظوں کا مجموعہ ہے قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/

بزم رضوان

۱۔ جناب محترم قادر بخش صاحب دوکاندار کندوال ضلع جہلم نے مبلغ ۶ روپے رضوان کے غریب فنڈ میں ارسال کئے۔

۲۔ جناب محترم عبدالحفیظ صاحب دوکاندار جھنگ بازار گولباغ لائل پور نے مبلغ ۱۲ روپے رضوان کے غریب فنڈ میں ارسال فرمائے۔

ان اٹھارہ روپوں سے مندرجہ ذیل تین افراد کے نام ایک ایک سال کے لئے رضوان جاری کیا گیا ہے جن کے نام یہ ہیں :

۱۔ محمد سلامت اللہ صاحب دہلوی بلاک ۱ کوارٹر ۱۶ لالوکھیت کراچی۔

۲۔ نظام الدین طالب علم معرفت مولوی حسن علی خطیب جامع مسجد نئی منڈی پتوکی۔

۳۔ طالب علم معرفت مولوی حسن علی خطیب جامع مسجد منڈی پتوکی۔

جزاک اللہ فی الدارین خیراً

٭ جناب چوہدری لعل خان صاحب نے جناب محترم راجہ بشیر احمد صاحب چک نمبر ۶۲ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کی معرفت مبلغ ساٹھ روپے غریب فنڈ میں ارسال فرمائے۔ جزاک اللہ۔

اس رقم سے ۵ عدد خریدار جن کے نام خود راجہ صاحب نے تحریر کئے تھے رضوان ایک ایک سال کے لئے جاری کر دیا گیا اور باقی رقم سے پانچ غریب افراد کے نام پرچہ رضوان جاری کیا گیا ہے۔

٭ ادارہ رضوان اور وہ حضرات جن کے نام رسالہ جاری ہوا ہے اپنے محسنین کے لئے دعا گو ہیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیراً ط

زکوٰۃ کے ضروری مسائل

مال کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے متعلق قرآن حکیم میں جو عذاب و وعید وارد ہے اس کا تذکرہ چوتھے پارہ کے نویں رکوع کی آخر آیت میں ہے اس آیت کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ترجمہ :" اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے وہ ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن وہ بخیلوں کے گلے کا طوق ہو گا۔"

نیز دسویں پارہ کے نصف کے بعد والی آیت میں زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے متعلق عذاب و وعید کا تذکرہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے :

ترجمہ :" اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اے پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو آپ دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے جس دن وہ سونا چاندی جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان زکوٰۃ نہ دینے والوں سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ سونا چاندی جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا۔ اب اس جمع کرنے کا مزا چکھو۔"

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے متعلق احادیث کثیرہ میں عذاب و وعید کا ذکر فرمایا ہے صحیح بخاری شریف کی حدیث میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد وارد ہے اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ حدیث :" جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنج سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پہ دو چتیاں ہوں گی وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں۔ میں تیرا خزانہ ہوں۔"

طبرانی کی دوسری حدیث کا ترجمہ بھی لکھا جاتا ہے :

ترجمہ حدیث :" حضور سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اس قوم کو قحط میں مبتلا فرمائے گا۔"

۱۔ **مسئلہ** : زکوٰۃ اللہ تعالےٰ کے لئے مال کے چالیسویں حصوں میں سے ایک حصہ کا ایسے مسلمان فقیر و مسکین کو مالک کر دینا ہے جو غنی اور ہاشمی نہ ہو۔

۲۔ **مسئلہ** : زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق اور مستحق قتل ہے اور زکوٰۃ کو تاخیر سے ادا کرنے والا گنہ گار و مردود الشہادت ہے۔

۳۔ **مسئلہ** : زکوٰۃ ہر اس عاقل بالغ مرد مومن اور عاقلہ بالغہ مومنہ عورت پر فرض ہے جو بقدر نصاب مال کا مالک اور اس پر قابض ہو اور اس مال پر ایک سال گزر چکا ہو۔ اور وہ حاجت اصلیہ اور دین و قرض عباد سے فارغ و فاضل ہو۔

۴۔ **مسئلہ** : صاحب نصاب وہ ہے جو ساڑھے سات (۷½) تولہ سونا یا ساڑھے باون (۵۲½) تولہ

چاندی کا مالک ہو۔ یا وہ اتنے روپے پیسے نوٹ وغیرہ کا مالک ہو جو سونے چاندی کے نصاب مذکور کی قیمت کے برابر ہو۔ یا اتنے سامانِ تجارت کا مالک ہو جو سونے چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

۵۔ **مسئلہ**: جس شخص کو مالِ زکوٰۃ دے اس کو مال کا مالک بنا دے بطور اباحت دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مالک کر دینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو۔ ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

۶۔ **مسئلہ**: سونا چاندی اینٹوں کی شکل میں ہو یا سونے چاندی کے زیورات اور برتن وغیرہ بقدر نصاب ہوں تو ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۷۔ **مسئلہ**: حاجتِ اصلیہ میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جن کی زندگی بسر کرنے میں انسان کو ضرورت پڑتی ہے۔ ایسی چیزوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان۔ پہننے کے کپڑے۔ خانہ داری کے سامان۔ سواری کے جانور اور آلات حرب پیشہ وروں کے اوزار اور اہلِ علم کے لئے حاجت کی کتابیں کھانے کے لئے غلّہ وغیرہ۔

۸۔ **مسئلہ**: جو شخص مالکِ نصاب تو ہو لیکن اس پر اتنا ہی قرض بھی ہے کہ قرضہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

۹۔ **مسئلہ**: بالعموم عورتیں دینِ مہر کا عادتاً مطالبہ نہیں کرتیں لہٰذا ان کے شوہروں پر کتنا ہی دینِ مہر ہو اگر وہ مالکِ نصاب ہیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے ایسا دینِ مہر وجوبِ زکوٰۃ کے لئے مانع نہیں۔

۱۰۔ **مسئلہ**: زکوٰۃ کا مال فقیر۔ مسکین۔ مسافر مقروض اور علمِ دین کے طلبہ کو دیں۔

۱۱۔ اپنی اصل جیسے ماں۔ باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی وغیرہم اور اپنی فرع جیسے بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسہ نواسی وغیرہم کو مالِ زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ یونہی شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

۱۲۔ **مسئلہ**: اپنی اصل و فروع اور شوہر و بیوی کے علاوہ ہر رشتہ دار کو زکوٰۃ کا مال دے سکتا ہے لیکن جس کا نفقہ صاحبِ نصاب پر واجب ہو اگر اسے مالِ زکوٰۃ دے تو نفقہ میں محسوب نہ کرے۔

۱۳۔ **مسئلہ**: مالِ زکوٰۃ مردہ کی تجہیز و تکفین میں یا مسجد۔ مسافر خانہ و پل اور قبرستان و کنوئیں وغیرہ کی تعمیر میں بھی نہیں دیا جا سکتا۔

۱۴۔ **مسئلہ**: کسی علوی یا عباسی اور ہاشمی (سید) یا غنی و مالدار یا غیر مسلم یا بدمذہب کو مالِ زکوٰۃ دینا جائز نہیں

۱۵۔ **مسئلہ**: فقیر۔ مسکین۔ مسافر۔ مدیون اور علومِ دینیہ کے طلبہ جو زکوٰۃ کا مصرف ہیں ان میں سے جس کو چاہے مالِ زکوٰۃ دے لیکن بہ نسبت جاہل کے عالم کو اور بہ نسبت فاسق کے صالح و متقی کو مالِ زکوٰۃ دینا افضل و اولیٰ ہے۔ چونکہ اگر یہ خود مصرفِ زکوٰۃ نہ ہوگا۔ تو مالِ زکوٰۃ کو صحیح مصرف میں خرچ کر دے گا۔

۱۶۔ **مسئلہ**: غنی کی بیوی یا مالدار عورت کے شوہر اور اس کے والدین اور اس کی بالغ اولاد کو مالِ زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

۱۷۔ **مسئلہ**: جو لوگ مالِ زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کسی دینی مدارس میں بھیجیں ان کو چاہیئے کہ وہ مہتمم مدرسہ یا منتظم کو مطلع کر دیں۔ کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے تاکہ منتظم و مہتمم اسے غریب طلبہ پر ہی صرف کرے۔

(ادارہ)

تعارف و تبصرہ

دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ

مصنف : مولانا غلام مہر علی خطیب چشتیاں شریف

کتابت و طباعت و کاغذ عمدہ

صفحات ۳۷۳ قیمت -/۴ روپے

زیر نظر کتاب دراصل ردِّ عمل ہے اس روش کا جو ایک عرصہ سے پاکستان کے دیوبندیوں نے اہلسنت وجماعت کے عقائد و اعمال اور ان کے اکابر کے خلاف اختیار کر رکھی ہے مصنف نے تمہید میں خود لکھا ہے کہ حال ہی میں جب حضرات دیوبند نے منفرد کتابیں شائع کر کے عقائدِ اہلسنت وجماعت کو باطل قرار دیا اور بزرگانِ دین کی شان میں انتہائی دریدہ دہنی سے کام لے کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تو اس کتاب کی تالیف ضروری سمجھی گئی۔

یہ کتاب جو ۳۷۳ صفحات اور پندرہ ابواب پر مشتمل ہے اس میں دیوبندیوں کے عقائد اعمال۔ افعال سیرت و کردار انگریز سے ان کا گٹھ جوڑ۔ کانگریس سے ان کا عشق۔ شانِ رسالت میں ان کی بے باکیاں بزرگانِ دین کی جناب میں ان کی گستاخیاں۔ اپنے پیروں فقیروں سے ان کے غلو آمیز عقائد بتفصیل مع حوالہ کتاب کے دیئے گئے ہیں۔

گویا کتاب ہذا میں دیوبندی مذہب کے متعلق ہر قسم کی معلومات موجود ہیں۔ حق و باطل میں فیصلہ کرنے کے لئے ہر سُنی مسلمان کو اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے میں نے جگہ جگہ سے اس کتاب کو پڑھا ہے زیادہ تر حوالے دراصل الزامی جواب کے ہیں۔ مصنف نے بڑی محنت کی ہے۔ اور سینکڑوں کتب ہائے دیوبندیہ کے اقتباسات پیش کر دیئے ہیں۔

یہ کتاب دفتر رضوان لاہور سے بھی مل سکتی ہے ٭

نغماتِ صداقت

مرتبہ : ابو السیف محمد عتیق

طباعت کتابت کاغذ نہایت نفیس

صفحات ۱۳۰

قیمت ایک روپیہ ۸

پتہ : ناظم مکتبہ صداقت نیو ٹیکنیکل سکول ضلع جھنگ

ابو السیف صاحب نے اس مجموعہ میں نامور شعرا کے کلام کا وہ حصہ جمع کر دیا ہے جو توحید و رسالت۔ ختمِ نبوت خلفائے راشدہ و پیغامِ جہاد وغیرہ پر مشتمل ہے۔

مرتّب نے لکھا ہے کہ مملکتِ پاکستان میں عاشقانہ نغمات ایسے نغماتِ باطل گائے جا رہے ہیں۔ جو بہر صورت ملت کے لئے سمِ قاتل کا حکم رکھتے ہیں اس لئے میں نے شعر و نظم کا وہ حصہ قوم کے سامنے پیش کیا ہے جو قلوب میں ایمان۔ روح میں تسکین اور معاشرہ میں تعمیر و اصلاح کا کام دے سکے۔

گو مصنف نے اس امر کا خیال تو نہیں رکھا ہے کہ خود شاعر کا مسلک اور عقیدہ کیا ہے تاہم جو اشعار انہوں نے جمع کیے ہیں ہم نے ان کا سرسری مطالعہ کیا ہے وہ واقعی ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہیں اور قابلِ مطالعہ ہیں۔

یہ کتاب مندرجہ بالا پتہ کے علاوہ مندرجہ ذیل پتہ سے بھی دستیاب ہو سکتی ہے :

مکتبہ رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور

نوٹ : تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہے ٭

REGD. L. No. 5473

THE "RIZWAN" LAHORE

کتاب خصائص مصطفیٰ

حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کی حسین و جمیل اور متبرک تالیف

جس میں حضور سید المرسلین خاتم النبیین سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا حلیہ مبارک اور سر اقدس سے لے کر قدم پاک تک کے خصائص، فضائل، برکات و حسنات اور آپ کا حسین و جمیل سراپا مقدس مستند و معتبر روایات و احادیث سے اخذ کر کے درج کیا گیا ہے اور آپ کے ایک ایک عضو مبارک کے اوصاف حمیدہ و معجزات جمیلہ کی تصویر کھینچ دی گئی ہے۔ یہ کتاب واعظوں کے لئے سرمایہ اور عاشقوں کے لئے سکون قلب ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ ٹائیٹل رنگین۔ **قیمت ایک روپیہ** محصول ڈاک چھ آنہ

جامع الصّفات

حضرت مدیر رضوان کی دوسری ایمان افروز تالیف

جس میں حضور رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب معجزات و کرامات کو ایک اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور آپ کے جامع جمیع کمالات اولین و آخرین ہونے پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اس کتاب میں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح کلمۃ اللہ تک مشاہیر انبیاء کے معجزات و کرامات پر تبصرہ ہے اور موازنہ و مقابلہ کر کے یہ دکھایا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام جامع الصفات ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی معجزات و کرامات سب سے زیادہ تفوق و برتری کے مالک ہیں۔ یہ کتاب معجزات نبویہ کا خزینہ اور نہایت ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین۔ **قیمت عہ ۱۲؍** محصول ڈاک ۸؍

ملنے کا پتہ **مکتبۂ رضوان لاہور**

ناشر مکتبۂ رضوان ★ لاہور